معاف ہی رکھیں۔ کیونکہ "نشاۃِ ثانیہ" کے پردے میں کم از کم آپ کے ہاتھوں اس کا قتل ہمیں منظور نہیں۔ ورنہ لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ

؎ دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ——— وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

مولانا عبد الرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

وہ کیوں نہ مستِ بادہ و جام و سبو رہے

ہے آرزو یہی کہ یہی آرزو رہے
میں تیرے روبرو تو مرے روبرو رہے

جب تک مرے بدن میں ذرا بھی لہو رہے
لب پر ترا ہی ذکر تری آرزو رہے

دریا ہو، کوہسار ہو، صحرا ہو، باغ ہو
ہر گام ہر جگہ ہی تری جستجو رہے

اس کو بھلا تمہاری محبت سے واسطہ؟
جو غرقِ رقص و بادہ و جام و سبو رہے

ہم جا رہے ہیں تشنہ لب و تشنہ کام ہی
حالانکہ ایک عمر لبِ آبِ جُو رہے

ہر ایک جستجو سے یہ بہتر ہے جستجو
اپنے عیوب کی جو تجھے جستجو رہے

شادی ہو یا غمی ہو فراخی کہ مفلسی
مومن کی یہ صفت ہے کہ وہ خندہ رُو رہے

اِترا ضرور شوق سے اپنے شباب پر
پیری کے وقت بھی تو اگر خوبرو رہے

جس کا یقیں نہیں ہے عذاب و ثواب پر
وہ کیوں نہ مستِ بادہ و جام و سبو رہے

عاجزؔ وہ پھول زینتِ داماں بنے گا کیا
جس میں کہ چار دن نہ کبھی رنگ و بُو رہے

نکالتے ہیں جو بے پردہ نازنینوں کو
دکھا رہے ہیں تماشہ تماش بینوں کو